قائد اعظمؒ کا دورۂ ڈیرہ اسمٰعیل خان و بنوں

(۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء) تاریخ کے آئینے میں

محمد منیر خاور *

Abstract

After providing a brief political background of the province of N.W.F.P, the article highlights the Quaid-i-Azam tour of Dera Ismail Khan and Bannu on 16 April 1948.

In particular the article focuses on the enthusiasm presented by the people of Dera Ismail Khan, Bannu, Settled districts and the tribal areas to the Quaid. Quaid-i-Azam made two speeches there. One in Dera Ismail Khan and other in Bannu.

The main idea of the speeches is that he stressed the need for Unity among the people and demanded their unstinting support to the Government in solving the various problem facing the state. As such the article concludes that contrary to popular belief, the people of that area mingled in wild enthusiasm and presented a scene of sartorial riot with their full devotion to the Quaid.

صوبہ سرحد کا سیاسی پس منظر

قیام پاکستان سے قبل صوبہ سرحد میں سیاسی بیداری کی وہ حالت نہ تھی جو ہندوستان کے دیگر صوبوں میں تھی۔ ایک طرف تو مسلم اکثریت کے اس صوبے کو انگریزوں نے بوجوہ جبری قوانین کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا تو دوسری طرف کانگریس نے کافی اثر و رسوخ حاصل کیا ہوا تھا۔ آئینی اصلاحات

* افسر مطبوعات، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، مرکز فضیلت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

سے محروم اس صوبے میں ایک طبقہ زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ اور غریب تھا جبکہ دوسرا طبقہ جاگیردار افراد پر مشتمل تھا جو کہ ہمہ وقت اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے انگریزوں کی خوشنودی کی تلاش میں رہتا تھا۔

قائد اعظم کی طویل جدوجہد کے نتیجے میں بالآخر ۱۹۳۱ء میں گول میز کانفرنس کے موقع پر برطانوی حکومت صوبہ سرحد کو آئینی اصلاحات دینے پر آمادہ ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں اس صوبے میں آئین ساز کونسل کے انتخابات ہوئے، جس کے نتیجے میں ایک مسلمان رُکن (سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان) اس صوبے سے واحد وزیر لئے گئے۔ اس سے قبل کانگریس اور گاندھی جی کی طرف سے یہی تأثر دیا جاتا رہا کہ وہ مسلمانوں کے بہی خواہ ہیں۔ اس تاثر کو جمانے کیلئے کانگریس نے بعض نام نہاد علماء کو بھی اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس صوبے میں پہلے تحریکِ خلافت اور پھر کانگریس تحریک کا زور کچھ عرصہ چلتا رہا۔حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ جب آل انڈیا مسلم لیگ نے ۱۹۲۶ء میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں صوبہ سرحد میں اصلاحات کیلئے قرارداد پیش کی تو سرحدی ہندوؤں اور سکھوں کی تنظیموں نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ انگریزوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ سرحد کے پٹھان چونکہ اجڈ، جاہل اور وحشی ہیں لہٰذا وہ اصلاحات یا حکومت خود اختیاری کے اہل نہیں ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے مخالفت کرنے کے درپردہ مقاصد یہ تھے کہ انہیں خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ ہندو اور سکھ مسلمانوں کی نسبت انگریزی تعلیم حاصل کر کے کلیدی عہدوں کے علاوہ تجارت اور اقتصادی امور میں ان سے بہت آگے ہیں اور اگر انگریزوں نے یہاں اصلاحات کا نفاذ کیا تو یہاں کے عوام کی حالت میں بہتری پیدا ہوگی اور ان کی اجارہ داری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

قائداعظم نے تین بار صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ دو دورے قیام پاکستان سے قبل اور ایک دورہ قیام پاکستان کے بعد کیا۔ قیام پاکستان سے قبل پہلے دورے (۱۹۳۶ء) میں انہوں نے نو دن پشاور میں گزارے۔ ان نو دنوں میں انہوں نے لنڈی کوتل کا بھی دورہ کیا اور پشاور کے تعلیمی اداروں اور شاہی باغ میں عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔ دوسرے دورے (۱۹۴۵ء) میں سات دن تک پشاور میں رہے۔ اس دورے میں انہوں نے شاہی باغ، مانکی شریف اور مردان میں عوام سے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے سرحد مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے بھی خطاب کیا۔ تیسری بار قائد اعظم قیام پاکستان کے بعد (اپریل ۱۹۴۸ء) میں گورنر جنرل کی حیثیت سے صوبہ سرحد کے دس روزہ دورے پر آئے۔ اس دورے میں آپ نے پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان اور بنوں میں عوامی جلسوں سے خطاب کرنے کے علاوہ

قبائلی جرگے، اسلامیہ کالج اور ایڈورڈز کالج پشاور کے طلباء سے بھی خطاب کیا۔ ہمارا موضوع چونکہ قائداعظم کے دورۂ ڈیرہ اسماعیل و بنوں سے متعلق ہے لہٰذا اس مقالہ میں ان کی ڈیرہ اسماعیل خان و بنوں میں ہونے والی تمام تر سیاسی سرگرمیوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قائد اعظم کو صوبہ سرحد کے عوام سے نہ صرف بہت محبت تھی بلکہ وہ اس صوبے کی جغرافیائی اہمیت اور کردار سے بخوبی آگاہ تھے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا "صوبہ سرحد کی بہبود مجھے اپنی جان سے پیاری ہے"۔ اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ انہیں اپنی زندگی میں سب سے زیادہ محنت اسی صوبے کو ملک کے باقی صوبوں کے برابر سیاسی مراعات دلوانے کے سلسلے میں کرنا پڑی۔ اس کے علاوہ ان کے پیش کردہ چودہ نکات میں صوبہ سرحد کو حقوق دلانے کا ذکر اور اپنی املاک کا ایک تہائی حصہ اسلامیہ کالج پشاور کیلئے وقف کرنا بیّن ثبوت ہیں۔

۱۱اپریل ۱۹۴۸ء (بروز اتوار) سے صوبہ سرحد کا تقریباً گیارہ روزہ سرکاری دورہ کیا۔[۱] اس دورے کے ایک مرحلے پر جب وہ پہلی مرتبہ ایک ڈکوٹا جہاز کے ذریعے فاطمہ جناح کے ہمراہ صوبہ سرحد کے جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان[۲] کے ہوائی اڈے پر (بروز جمعہ) صبح نو بجکر پچیس منٹ پر پہنچے تو صوبہ سرحد کے گورنر سر امبروز ڈنڈاس (Sir Ambrose Dundas) وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خان اور قبائلی علاقہ جات کے پولیٹیکل ریذیڈنٹ کرنل صاجزادہ خورشید نے اِن کا شاندار استقبال کیا۔[۳] ۲/۱ پنجاب رجمنٹ کے جوانوں نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا ۔اس کے بعد قائد اعظم کو ایک سجی ہوئی کھلی موٹر میں ہوائی اڈے سے سرکٹ ہاؤس تک لے جایا گیا ۔ دو میل لمبے اس راستے میں عوام کا جوش وخروش دیدنی تھا ۔ "صبح ہی سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے عوام جوق در جوق ہوائی اڈے پر قائد اعظم کے استقبال کے لئے جمع ہو چکے تھے ۔ ڈیرہ کے بازاروں میں خوشیوں اور مسرّتوں کی چہل پہل تھی، بچے ، بڑے ، بوڑھے، عورتیں اور مرد نئی پوشاک پہنے خوشی اور مسّرت کے جذبات کا اظہار کر رہے تھے کہ انہیں آزادی سے ہمکنار کرنے والی عظیم شخصیت ان کے شہر میں جلوہ گر ہونے والی تھی"۔[۴] روزنامہ سٹیٹسمین دہلی نے قائد اعظم کے اس استقبال کے منظر کو ان الفاظ میں بیان کیا :

> "He was cheered all along the route, which was nevertheless,heavily guarded by units of the Frontier Rifles, South Pakistan Scouts and armed police and additional police. Control of the crowds was assisted by the roadway being roped off on either side of the entire length of the route.

Several triumphal arches were heavily decorated with flowers, flags and rugs".[۵]

سرکٹ ہاؤس پہنچنے پر قائداعظم سے مختلف طبقات کے نمائندوں، سرحد اسمبلی کے اراکین، مقامی مسلم لیگ کے نمائندگان، قبائلی زعماء، ملکوں اور افغانی سرحد کے خانہ بدوش قبیلوں کے سرداروں نے ملاقات کی۔[۶] اُن سے ملاقات کرنے والوں میں ہندو برادری کے دو ممتاز مقامی نمائندے بھی شامل تھے جنہوں نے قائداعظم سے پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا برملا اقرار کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ پاکستان میں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ جواباً قائداعظم نے انہیں انکی حفاظت اور سلامتی کا مکمل یقین دلایا۔[۷] قبائلی سرداروں اور عوامی نمائندوں نے قائداعظم سے غذائی قلت دور کرنے، نہری نظام کی بہتری اور ایک کالج کے قیام کیلئے ایک سپاس نامے* کے ذریعے استدعا کی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسماعیل کے طالب علموں کی طرف سے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا گیا**۔ آپ نے ہمدردانہ طریقے سے ان کی شکایات کو سنا اور ان کے حل کا وعدہ فرمایا۔ علاوہ ازیں ان سے ملاقات کرنے والے مختلف وفود کے نمائندوں نے اپنی اس اُمید کا اظہار بھی کیا کہ حکومت جلد ہی برطانوی استعمار کی وراثت کو ترک کر کے نئے حالات میں عوام کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قریبی تعلق کو استوار کرے گی۔ قائداعظم کی توجہ ضلع ڈیرہ کے ساتھ ہونے والے سوتیلی ماں جیسے سلوک کی طرف بھی دلائی گئی اور انہیں بتایا گیا کہ ان کے لئے مفادِ عامہ اور ترقی کے کام نہیں کیئے گئے۔ مختلف وفود نے یہ بھی گزارش کی کہ جن چند خاندانوں کو ۱۸۵۷ء میں برطانوی حکومت کیلئے خدمات سرانجام دینے کے صلہ میں جو جاگیریں معمولی اجارے پر دی گئیں تھیں اور جو ضلع کی مالی زندگی پر ایک بوجھ بھی ہیں، انہیں واپس لے کر غریب کاشتکاروں اور مہاجرین کو الاٹ کی جائیں۔[۸]

قائداعظم نے تمام وفود کے نمائندوں کی باتوں کو نہایت تحمل اور توجہ سے سنا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ اس ضلع کی ضروریات اور مشکلات کے حل کی خاطر جلد ضروری اقدامات کریں گے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے عوامی نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ اقربا پروری، رشوت ستانی، بدعنوانی، کنبہ پروری اور بلا امتیاز حق و انصاف کی فراہمی کیلئے حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔ لوگوں کو ہر ممکن

---

* سپاس نامے کے مکمل متن کیلئے حوالہ جات کے آخر میں ملاحظہ کیجئے ضمیمہ نمبر I۔

** استقبالیہ کے مکمل متن کیلئے حوالہ جات کے آخر میں ملاحظہ کیجئے ضمیمہ نمبر II۔

طریقے سے اپنی مدد آپ کے تحت کام کرنا چاہئے اور حکومت پاکستان سے بھر پور تعاون کرنا چاہئے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کے پاس سردست قومی ترقی کے متعدد منصوبے زیر غور ہیں لیکن لوگوں کو اس عادت میں ہر گز مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ ان کے تمام مسائل کے حل کی ذمہ داری صرف حکومت ہی انجام دے۔[۹] بنوں کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل آپ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پولو گراؤنڈ میں ایک بڑے عوامی اجتماع سے بھی مختصر خطاب کیا۔[۱۰] اپنے خطاب میں انہوں نے عوام سے کہا کہ پاکستان حاصل کر لیا گیا ہے اور اسکی تعمیر اور ترقی کے مشکل کام کا آغاز ہو چکا ہے۔[۱۱]

تقریر کے اختتام پر انہوں نے لوگوں کو درپیش بہت سے مسائل کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ یہ تمام مسائل دو سال کے عرصہ کے اندر حل کر لئے جائیں گے کیونکہ ہر نئی حکومت کو ان مسائل سے نمٹنے کیلئے وقت درکار ہوتا ہے۔

قائد اعظمؒ بنوں کے دورے پر

بنوں کے ہوائی اڈے پر قائد اعظم اور محترمہ فاطمہ جناح کا استقبال صوبہ سرحد کے گورنر سرامبروز ڈنڈاس، بریگیڈیئر محمد یوسف، عطاء اللہ خان (پولیٹیکل ایجنٹ برائے شمالی وزیرستان) ڈپٹی کمشنر، قبائلی زعماء اور دیگر سرکاری عہدیداران نے پر تپاک انداز میں کیا۔ ۲/۱ پنجاب رجمنٹ کے جوانوں نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد انہیں ایک مرصع موٹر کار میں بنوں کے قصبہ میں لایا گیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرح بنوں میں بھی لوگوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔[۱۲]

روزنامہ سٹیٹسمین دہلی نے قائداعظم کے استقبال کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

> The Quaid-i-Azam's reception at Bannu was equally warm, there were also heavy armed military and police guards and the Quaid's car was preceded and followed by armoured vehicles.[۱۳]

سہ پہر کے وقت[۱۴] قائد اعظم نے بنوں قلعہ[۱۵] کی چھت سے مقامی لوگوں اور قبائلیوں کے ایک بڑے عوامی اجتماع[۱۶] سے خطاب[۱۷] کرتے ہوئے ان سے پر زور اپیل کی کہ انہیں آپس کے اختلافات کو بھلا کر بد دیانتی، رشوت ستانی اور اقربا پروری کے خاتمہ کیلئے حکومت سے بھر پور تعاون کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں صوبائی حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لے رہا ہوں کہ وہ لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے میں کوشاں ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ حکومت جلد ہی اپنی کوششوں میں کامیاب

ہو گی بشرطیکہ اس کو کام کرنے کا وقت دیا جائے اور اسے عوام کی بھر پور تائید حاصل ہو۔ دوران خطاب انہوں نے ایک بار پھر عوام سے کہا کہ وہ مسائل کے حل کیلئے حکومت سے بھر پور تعاون کریں۔۱۸

قائداعظمؒ نے اپنی تقریر کے آخری حصے میں اس بات کا بھی بطور خاص ذکر کیا کہ ''بحیثیت گورنر جنرل مجھے بہت سے فرائض سر انجام دینا ہوتے ہیں لہٰذا میرے لئے کراچی سے باہر جانا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں آپ کے صوبے کو دیکھنے ،آپ کو ملنے اور آپ کے مسائل کا جائزہ لینے کی خاطر کچھ وقت کیلئے یہاں آیا ہوں۔''۱۹ انہوں نے لوگوں کو اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی کہ ''میں اگرچہ اس مرتبہ مختصر دورے پر یہاں آیا ہوں لیکن آئندہ آپکے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کیلئے حاضر ہوں گا۔''۲۰ قائداعظم کی تقریر کے دوران بنوں قلعے کے کشادہ صحن میں فرسٹ پنجاب رجمنٹ کا بینڈ اپنی پوری آن بان کے ساتھ موجود رہا۔

تقریر کے بعد سرکٹ ہاؤس میں قائد اعظم نے بہت سے قبائلی سرداروں کے وفود سے ملاقات کی ۔ دوران ملاقات انہیں مبلغ ۸،۷۰۰ روپے کی تھیلی قائد اعظم ریلیف فنڈ برائے مہاجرین کیلئے پیش کی گئی جبکہ مبلغ ۷۰۰ روپے ٹوچی سکاؤٹس کمپنی کے نمائندہ وفد کی طرف سے پیش کئے گئے جو کہ کمپنی کے جوانوں نے ایک ورکشاپ اور ایک بیکری میں اشیاء فروخت کرنے کے علاوہ چندہ اکٹھا کر کے جمع کئے تھے۔۲۱

محترمہ فاطمہ جناح جو کہ اس دورے میں قائد اعظم کے ساتھ تھیں ،نے زیادہ تر وقت خواتین کے مختلف وفود سے ملنے میں گزارا ۔ اس کے علاوہ انہوں نے بنوں میں خواتین کے ایک ہسپتال کا بھی دورہ کیا۔۲۲

حاصل کلام

قیام پاکستان کے بعد اس نو زائیدہ مملکت کو بو جوہ جن بے پناہ گھمبیر مسائل کا سامنا تھا انہیں احسن طریقے سے حل کرنے کیلئے قائد اعظم جیسی آہنی عزم و ہمت والی شخصیت ہی نبرد آزما ہوسکتی تھی۔ ملک کے ان مسائل کا بذات خود جائزہ لینے اور ان کے حل کی خاطر قیام پاکستان کے تقریباً پانچ ماہ بعد شدید بیماری کے باوجود انہوں نے ملک کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا۔۲۳

قائداعظمؒ کی ۴۴ سالہ سیاسی زندگی بھرپور جدوجہد سے عبارت تھی۔ قیام پاکستان کے بعد شدید

علالت کی حالت میں ملک کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے دورے پر جانا ان کی ہمہ جہت شخصیت کے بہت سے پہلوؤں کی نشاندہی کرتا ہے ۔قائد اعظم کا ڈیرہ اسمٰعیل خان[۲۴] اور بنوں کا دورہ بذات خود اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ کس قدر باہمت اور دور اندیش راہنما تھے ۔ ان کے دورے سے جہاں چھوٹے علاقوں اور ان کے باسیوں سے انکی محبت کا پتہ چلتا ہے وہاں ان علاقوں کے لوگوں کی قائداعظمؒ سے والہانہ محبت کے اظہار کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح ڈیرہ اور بنوں کے عوام نے آپ کا شاندار استقبال کر کے عملاً یہ بات ثابت کر دی کہ وہ کس قدر قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت اور قیام پاکستان کے بھر پور حامی ہیں ۔

ان دوروں سے محترمہ فاطمہ جناح کی شخصیت کے بہت سے پہلو بھی نمایاں طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں ۔ اس دورے میں انہوں نے خواتین کے مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں ، ان کے مسائل کو غور سے سنا اور انہیں اپنے حقوق و فرائض کو پہچاننے کی تلقین کی ۔ اس کے علاوہ انہوں نے بنوں میں خواتین کے ایک ہسپتال کا بھی دورہ کیا ۔ یہ تمام باتیں قائد اعظم اور فاطمہ جناح کی طرف سے پاکستانی قوم کیلیئے کی گئی ایثار و قربانی کی اعلیٰ روایات کی امین ہیں ۔

حوالہ جات

۱- قائد اعظم محمد علی جناح کا بیماری کی حالت میں ملکی حالات کا بچشم خود جائزہ لینے کی غرض سے بنوں اضلاع کے دورے پر جانا اُن کی فراست اور قوت ارادی کی گہرائی و گیرائی کے بیّن ثبوت ہیں۔نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ قائداعظمؒ کا صوبہ سرحد کے جنوبی اضلاع کا یہ پہلا دورہ تھا۔

۲- قائد اعظم کے دورۂ ڈیرہ اسمٰعیل اور بنوں کا حوالہ قائد اعظم پر لکھی جانے والی تاریخ کی درج ذیل مستند کتب میں موجود نہیں:

M. Rafiq Afzal, *Speeches and Statements of the Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah,* (Research Society of Pakistan, Lahore, 1973; Jamil-ud-Din Ahmad, *Speeches and Writings of Mr. Jinnah* (Sh. Muhammad Ashraf, Lahore, 1964; Directorate of Research, Ministry of Information and Broadcasting, *Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah Speeches as Governor General of Pakistan,* Islamabad, n.d; The book *Quaid-i-Azam Aur Sarhad* (Urdu) by Aziz Javid, howerver, contains an incomplete reference to the Bannu speech of the Quaid.

یاد رہے قائد اعظم کا یہ دورہ صرف تین گھنٹے دورانیے کا تھا۔

۳- روزنامہ ڈان،کراچی،۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء (ہفتہ)،ص ۱۔

۴- عزیز جاوید، قائداعظم اور سرحد،لاہور:ادارۂ تحقیق و تصنیف پاکستان،۱۹۷۸ء، ص ۲۲۷۔

۵- روزنامہ سٹیٹسمین، دہلی،۱۷ اپریل،۱۹۴۸ء(ہفتہ)،ص ۷،قائد اعظم کے اس دورے کی مکمل تفصیل کیلئے دیکھئے:روزنامہ پاکستان ٹائمز، لاہور، ۱۷اپریل،۱۹۴۸ء،(ہفتہ)،ص ۱(کالمز ۲،۳)اور ص ۸،(کالم-۲)؛روزنامہ ڈان،کراچی،۱۷اپریل،۱۹۴۸ء(ہفتہ)ص ۱(کالمز-۱،۲)اور ص ۸(کالم-۵)؛ روزنامہ سٹیٹسمین، دہلی،۱۷ اپریل، ۱۹۴۸ء(ہفتہ)ص ۷،(کالمز ۱،۲)،موجودہ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ، وزارت اطلاعات و فروغ ابلاغیات، حکومت پاکستان، اسلام آباد؛ فائل نمبر ۳۱، F-216/III/GG/47(نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد)۔

Muhammad Munir Khawar,(ed. & Comp.), *Quaid-i-Azam's Rare Speeches,* National Institute of Historical and Cultural

Research, Islamabad, 1997.

۶- قائد اعظم سے ملاقات کرنے والوں میں کے بی محمد نصیر خان علی زئی، ملک محمد ابراہیم صبا اور نواب ذوالفقار علی خان، غلام حیدر خان (ٹانک گروپ) حاجی محمد رمضان خان (کلاچی گروپ) رائے صاحب ملک بسنت لال (غیر مسلم گروپ) گل خان و پینڈا خان (پاونڈا گروپ) اور محمد حیات خان (سٹوڈنٹس گروپ) شامل تھے۔

۷- روزنامہ ڈان، کراچی، بحوالہ سابقہ۔

۸- روزنامہ پاکستان ٹائمنر، بحوالہ سابقہ۔

۹- پشاور سے بنوں کا فاصلہ تقریباً ۱۲۰ میل کے قریب ہے۔

۱۰- عزیز جاوید نے اپنی کتاب ''قائد اعظم اور سرحد'' کے صفحہ نمبر ۲۲۷ پر لکھا ہے کہ قائد اعظم نے یہ تقریر اُردو زبان میں کی تھی لیکن مذکورہ بالا کسی اخبار میں اس کا حوالہ موجود نہیں۔ قائداعظم کا یہ مختصر خطاب تقریباً پانچ منٹ دورانیے کا تھا۔

۱۱- روزنامہ ڈان، کراچی، بحوالہ سابقہ۔

۱۲- ایضاً۔

۱۳- روزنامہ سٹیٹسمین، دھلی، بحوالہ سابقہ۔

۱۴- قائد اعظم نے یہ تقریر سہ پہر ۲ بجے کی تھی۔ بحوالہ سعید حمید الدین (آرگنائزر دی وائس آف بنوں) ''بنوں میں قائد اعظم کی تقریر ان کے فرمودات میں شامل کیوں نہیں؟'' روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی، ۱۹اپریل، ۱۹۸۷ء۔

۱۵- بنوں کے اس قلعے کو لیفٹیننٹ ایڈورڈس نے اپنی نگرانی میں سکھ آرمی سے تعمیر کروایا تھا۔ اور اس قلعے کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کے علاوہ ملک کے کسی اور قلعے سے قائد اعظم نے کبھی کوئی تقریر نہیں کی۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: سعید حمید الدین کا خط بنام ڈاکٹر ایس۔ایم زمان، ڈائریکٹر قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، اسلام آباد، محررہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۱ء۔

۱۶- بنوں اور گرد ونواح کے لوگ اس قدر بڑی تعداد میں قلعہ میں جمع ہو گئے تھے کہ قائد اعظم کو سٹیج چھوڑ کر قلعہ کی چھت سے خطاب کرنا پڑا۔ بحوالہ سعید حمید الدین ''قائد اعظم کی تقریر چوری ہو گئی''، پندرہ روزہ ''تقاضے''، لاہور، یکم مئی۔۱۵ مئی ۱۹۸۷ء، جلد ۷، ص ۱۸۔

۱۷- قائد اعظم کی اس تقریر کو تلاش کرنے کی غرض سے سعید حمید الدین (جن کا ذکر مذکورہ بالا حوالہ نمبر۱۴ میں کیا گیا ہے) نے متعدد قومی اخبارات و جرائد میں مضامین لکھنے کے علاوہ کئی مقتدر شخصیات مثلاً جنرل مرزا اسلم بیگ ، جنرل محمد ضیاء الحق (مرحوم) اور بے نظیر بھٹو (مرحوم) کو بھی خطوط لکھے لیکن بقول ان کے انہیں کوئی جواب نہ ملا ، البتہ اس ضمن میں سعید حمید الدین کی طرف کی گئی تمام تر کوششیں نہایت قابل ستائش ہیں ۔ راقم الحروف تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے ان کا اس لحاظ سے بھی بے حد شکر گزار ہے کہ انہوں نے قائد اعظمؒ کی بنوں میں کی گئی تقریر کو تلاش کرنے کی غرض سے ادارہ ہذا کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس ۔ایم زمان کو خط لکھا اور انہوں نے تقریر مذکور کا کھوج لگانے کی ذمہ داری مجھے سونپی۔ اس تقریر میں بقول ان کے قائد اعظم نے کہا تھا کہ'' جب میں اپنا دایاں ہاتھ دائیں جیب میں ڈالتا ہوں تو کھوٹے سکے نکلتے ہیں''۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ قائد اعظم کی اس تقریر کا حوالہ'' نہ تو آج تک اخبارات میں آیا ہے نہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر'' اور بقول ان کے بنوں قلعے سے کی گئی اس تقریر کو دانستہ طور پر'' قوم سے چھپایا گیا ہے''۔ راقم الحروف نے جب سعید حمید الدین کے خط اور مضامین میں اٹھائے گئے ان سوالات کا جواب تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ قائد اعظم کی بنوں قلعے سے کی گئی تقریر میں'' اپنی جیب میں کھوٹے سکے'' والی بات کا حوالہ موجود نہیں ۔ اگر پاکستانی اخبارات نے ایسی کوئی بات چھپائی بھی ہوتی تو ہندوستانی اخبار سٹیٹسمین دہلی اغلباً اسے شہ سرخی کے ساتھ شائع کرتا اور جہاں تک ان کی اس بات کا تعلق ہے کہ اس تقریر کا حوالہ'' نہ تو اخبارات میں آیا ہے اور نہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر''۔ یہ بات بھی اس لحاظ سے قطعاً درست نہیں کیونکہ اس تقریر کو نہ صرف پاکستان کے دو بڑے قومی اخبارات روزنامہ پاکستان ٹائمز، لاہور ، روزنامہ ڈان، کراچی بلکہ ہندوستان کے ایک بڑے اخبار سٹیٹسمین، دہلی نے اگلے ہی روز یعنی (۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء) کی اشاعت میں نمایاں انداز میں شائع کیا ۔(تفصیل کیلئے دیکھئے سعید حمید الدین کا خط بنام ڈائریکٹر، بحوالہ سابقہ) علاوہ ازیں راقم الحروف نے سعید حمید الدین کی طرف سے ڈائریکٹر ، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت ، اسلام آباد کے نام لکھے گئے خط کے جواب میں ۱۹۹۷ء میں مختصر تعارف کے ساتھ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی ڈیرہ اسماعیل خان اور بنوں میں کی گئی تقاریر اور

دورے سے متعلق مذکورہ بالا تین بڑے اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹنگ من وعن شائع کر دی تھی ۔ قائد اعظم کی اس تقریر اور دورے کی اہمیت کے پیش نظر اسے اب ایک اُردو مضمون کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ اُردو قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں اور تاریخ کا ریکارڈ بھی درست رہے ۔

۱۸- روزنامہ ڈان ، بحوالہ سابقہ ۔

۱۹- ایضاً۔

۲۰- ایضاً۔

۲۱- روزنامہ سٹیٹسمین ، دہلی، بحوالہ سابقہ ۔

۲۲- ایضاً۔

۲۳- ملک کے دور دراز علاقوں کے دورے کے پہلے مرحلے میں قائد اعظم نے ۲ فروری ۱۹۴۸ء کوڈھاکہ میں بنگال آئل ملز کی افتتاحی تقریب کی صدارت کی ۔ اس کے بعد انہوں نے دوسرے مرحلے میں ۱۱ تا ۱۵ فروری ۱۹۴۸ء کو بلوچستان کا دورہ کیا ۔ حوالہ کیلئے دیکھئے:

Riaz Ahmad (comp.) *Madar-i-Millat Mohtarma Fatima Jinnah: A Chronology(1893-1967),* National Insititute of Historical and Cultural Research. Centre of Excellence, Quaid-i- Azam University, Islamabad, 2003, p.8.

24. Mir Ajam Khan, "Quaid-i-Azam's and Fatima Jinnah's visit to D.I. Khan 16 April 1948." *Pakistan Journal of History and Culture,* Vol. XXIV No.1, January-June 2003, National Institute of Historical and Cultural Research, Centre of Excellence, Quaid-i-Azam University, Islamabad, pp.120-121.

یاد رہے اُن دنوں میر عجم خان ڈیرہ اسمٰعیل خان کے اسسٹنٹ کمشنر تھے ۔

ضمیمہ نمبر ۱

HIS EXCELLENCY.

Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah,

GOVERNOR GENERAL OF PAKISTAN*

May it please your Excellency,

We, on behalf of the economically poor but spiritually rich masses of Dera Ismail Khan District, welcome your Excellency and Miss Fatima Jinnah to this distant part of the Great Dominion of Pakistan.

Our hearts are full of veneration and esteem for the wonderful way in which you have succeeded in welding a scattered crowd of undisciplined and degenerated people into a strong, united, and organized nation History records no instances of achievements as miraculous as the establishment of the largest Muslim State of modern times. The entire credit for this goes to your foresight, courage and leadership. We hope and pray that you will live to see the complete fruition of your labours in the form of a great mighty and prosperous sovereign State. We assure you of our steadfast loyalty and deep devotion to you and the State you have created. Unfortunately for us out of a total area of over twenty-two lakhs of acres of lands about sixteen lakhs are lying uncultivated for want of proper control and utilization of the abundant supplies of water which God in His benevolence sends to the district every year. This has resulted in thousands of our people falling into the throes of starvation and a very large section of the population becoming badly undernourished and economically poor. As ill-luck would have it, the government itself has suffered a heavy loss of revenue on this account and on account of a big portion of the revenue being ear-marked for payment as jagirs to certain aristocratic families for services rendered to the British Government during the great upheaval of 1857. Hence the Government feels shy of spending much for the control of water, with the result that things remain as they have been and no permanent remedy has been found for the root-cause of most of the difficulties of our district.

The grant of Government land on lease to well-to-do and influential people on nominal rental is another source of loss both to the people and the government if these lands are taken back they can easily provide work and sustenance to large number of poor cultivators local as well as Muhajirin.

---

* **F. 216/111/GG/47 QAP (Islamabad)**

Another grievance under which we have been suffering is the step-motherly treatment which has been continually accorded to us in the matter of recruitment to public services and to the provincial secretariate and departmental headquarters. Not a single person has been taken from this district into the provincial Civil and Police Services during the past twelve years and only four percent of posts in the provincial secretariat are held by the inhabitants of Dera Ismail Khan. This is due to lack of representation of this district in the Provincial Cabinet and secretariat The hopes that the establishment of Paksitan would lead to a change of heart on the part of the Government and that this long neglected part of the Province would receive a fail deal have not been realized. The gulf between the government and the people still remains unabridged. To make matters worse, corruption and nepotism which are rampant everywhere are not being put down with any firmness. We hope and pray that your visit will eradicate the evil and bring the people and the Government nearer each other for only in this way can the Government be rightly called the Government of the People.

We have no desire to question the high matters of policy which have led to the evacuation of these parts by the military and to the disbandment of the additional police but we feel constrained to say that there are genuine apprehensions in our minds for the future peace and security of this district and the adjoining tribal belt. We place this before you for serious consideration and suggest that some effective measures be taken to ensure that peace and security of these parts will be maintained.

In the end once again we assure Your Excellency of our staunch loyalty and devotion to your person and the State of Pakistan.

May you live long!

WE ARE,

Your Excellency's Economical Poor but

Spiritually rich, faithful admirers.

April 16/1948

ضمیمہ نمبر II

ADDRESS TO H.E. QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH GOVERNOR GENERAL OF PAKISTAN*

We the students Quaid-i-Azam, Government College, Dera Ismail Khan, thank you for the very great honour you given us in visiting our city so graciously. Our young hearts are brimful with feelings of gratitude to your unrivalled statesmanship which has won us "PAKISTAN" from such unwilling hands as these of Hindus and Englishmen. You are the father of Pakistan, our liberator and our Ata Turk. It is, therefore, we shall lay before you our troubles, about ourselves, our institution and our nation.

Ours is the only institution of its kind in the two southern Districts and Waziristan and yet it is beset with many difficulties, namely, lack of staff, insufficiency of buildings and absence of provision for higher education in Science, Commerce, and Agriculture. Once these difficulties removed we assure you our college will not lag behind in contributing its share to the glory that will be Pakistan.

It is most timely stress also a reorientation of present educational system on Islamic basis.

In the end we pray, "Long Live our Quaid"

We are your loyal followers,
Students of Govt: College, D.I. Khan.

---

* **F. 216/111/GG/47 QAP (Islamabad)**